روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 17 جولائی 2007ء یکم رجب 1428 ہجری 17 وفا 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 160

ایمان کیا ہے

حضرت علیؓ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو۔ زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

(ابن ماجہ -المقدمہ- باب فی الایمان حدیث نمبر63)

اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کی وضاحت میں ایمان بالغیب، قیام نماز، انفاق فی سبیل اللہ اور اطاعت کا پُر معارف تذکرہ

دنیا وآخرت میں ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ طمانیت قلب عطا فرماتا ہے

انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے فیض پانے کیلئے دینی تعلیمات کے مطابق حقیقی مومن بننا ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 جولائی 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کے تحت ایک حقیقی مومن کی خصوصیات کا حسین تذکرہ فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا وآخرت میں ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ طمانیت قلب عطا فرماتا ہے لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفت مومن سے فیض پانے کیلئے مومن بننا ہوگا۔ قرآن کریم کے شروع میں ہی حقیقی مومن کی خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لانے والا، نمازوں کو قائم کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اور آخرت پر یقین رکھنے والا ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی پہلی خصوصیت غیب پر ایمان ہے یعنی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان کہ وہ سب قدرتوں والا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ ایک سچے مومن کو اپنے وجود کا پتہ مختلف طریقوں سے دیتا ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان اور مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان ہے۔ یہ سب ایمان کی مثالیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن ہونے کی دوسری شرط نمازوں کا قیام ہے یعنی باقاعدگی اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اپنی نمازوں کی حفاظت پر کمربستہ رہتے ہیں پھر فرماتا ہے کہ یقیناً نماز مومنوں کیلئے وقت مقررہ پر ادا کرنا ضروری ہے۔ حقیقی مومن وہی ہیں جو وقت پر نماز ادا نہ ہونے پر بے چین ہو جاتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہوئے پوری توجہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور پھر باجماعت نماز پڑھنے کی طرف ایک مومن کی توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سچے مومن کی یہ نشانی ہے کہ جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یعنی اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کیلئے بھی خرچ کرتے ہیں اور یہی بے نفس خدمت ہے جس سے مومنین کی جماعت میں وحدانیت اور مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے ایسا معاشرہ جنم لیتا ہے جس میں محبت، پیار، امن اور سلامتی نظر آتی ہے اللہ کے فضل سے جماعت میں مال خرچ کرنے کی طرف بہت توجہ رہتی ہے۔ جماعتی ضروریات کیلئے بھی احمدی بڑے کھلے دل سے قربانیاں کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کیلئے آنحضرتؐ پر جو تعلیم اتری ہے اسے ماننا ضروری ہے۔ پھر یہ کہ تمام سابقہ انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور یہ بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے اور یہ صرف دین حق کی خصوصیت ہے کہ اس نے پہلے تمام انبیاء کی صداقت پر بھی مہر لگا دی اور آنحضرتؐ کو یہ مہر لگانے والا بنایا اور پھر فرمایا کہ آخرت پر بھی یقین رکھو، یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے پس ہر ایک احمدی جو حقیقی مومن ہے، اس کو اس پیغام کے ماننے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجالانے کی طرف مزید کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کی خصوصیت یہ ہے کہ مومنین سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اس شدید محبت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے رکھا کہ کفار بھی یہ کہہ اٹھے کہ محمدؐ تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ پس یہ ہے ایک مومن کا معیار اور خصوصیت جس کو حاصل کرنے کی اس کو کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں پس یہ توکل ہے جو ایک مومن کا طرۂ امتیاز ہے اور ہونا چاہئے اور یہ اس کی ایک خصوصیت ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک مومن کی بہت بڑی خصوصیت اطاعت ہے۔ یعنی سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اللہ اور رسول کی کامل اطاعت تبھی ہوگی جب ان تمام احکامات کی پیروی کی جائے جو اللہ اور رسول نے دیئے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ امیر اور نظام جماعت کی اطاعت کا بھی حکم دیتا ہے۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ جھگڑوں کی صورت میں نظام جماعت کے فیصلے کو پوری رضامندی اور خوشی کے ساتھ تسلیم کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنین کی یہ خصوصیت بیان فرماتا ہے کہ جب آیات کے ذریعہ انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی آیات ایک مومن کو خوف میں بڑھاتی ہیں اور وہ مومن اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، حمد کرتے ہیں اور عبادتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان خصوصیات کا حامل بنائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات وصدقہ بجالاوے اور ہر ایک کار خیر میں اس کو ذاتی محبت ہو۔ یہ حالت اس کا سچا اور مضبوط رشتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے اور ہر حرکت وسکون اس کا اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ایک سچا اور مضبوط رشتہ قائم کرتے ہوئے ان تمام خصوصیات کو اپنانے والے بنیں جو ایک سچے مومن کیلئے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اپنے فضلوں کی چادر میں ہمیں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔ آمین

توسیع تاریخ برائے مقالہ

(مقابلہ مقالہ نویسی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مرکزی پروگرام کے تحت مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام مقابلہ مقالہ نویسی کیلئے مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جولائی 2007 مقرر تھی اب اس تاریخ میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے اور مقالہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 31/اگست 2007ء مقرر کی گئی ہے۔ جو احباب وخواتین مقالہ تحریر کر چکے ہیں وہ مقالہ جات مرکز بھجوادیں اور مطلع رہیں کہ مقالہ بھجوانے کی اب آخری تاریخ 31۔اگست 2007ء ہوگی۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

احمدی میڈیکل پروفیشنلز متوجہ ہوں

احمدی میڈیکل پروفیشنلز کے درمیان باہمی رابطہ کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان قائم ہے تمام احمدی میڈیکل وڈینٹل ڈاکٹرز اور سٹوڈنٹس سے درخواست ہے کہ فوری طور پر اپنے کوائف مع پتہ و ٹیلی فون نمبرز سے سیکرٹری ایسوسی ایشن کو مندرجہ ذیل پتہ پر آگاہ فرماویں۔

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر (سیکرٹری ایسوسی ایشن)
فضل عمر ہسپتال ربوہ فون 047-6211373
6213970,6213909,6215646
فیکس: 047-6212659
ای میل: amapak@gmail.com
(سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان)

پرائیویٹ پریکٹس

یکم جولائی 2007ء سے فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹرز پرائیویٹ ایوننگ پریکٹس اب فضل عمر ہسپتال میں ہی کرتے ہیں۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ ان سے استفادہ کیلئے بعد نماز عصر ہسپتال میں تشریف لایا کریں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میرے اباجان محترم بشارت احمد صاحب درویش

خطبہ جمعہ

معاشرے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاؤ

یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے قائم فنڈ اور مریم فنڈ میں احباب جماعت کو دل کھول کر مدد کرنی چاہئے

ہمسایوں سے حسن سلوک جہاں سلامتی کی ضمانت ہے وہاں اس سے دعوت الی اللہ کا بھی بہترین راستہ کھل جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ والدین، رشتہ داروں، مساکین، پڑوسیوں، مسافروں اور ماتحتوں سے حسن سلوک کی تعلیم کے حوالہ سے احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (فرمودہ مورخہ یکم جون 2007ء یکم احسان 1386 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 37 تلاوت کی اور فرمایا اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی، اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

گزشتہ خطبہ میں گھروں میں سلام کرنے اور سلامتی کا پیغام پہنچانے کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ گھروں میں سلامتی کی فضا، اللہ تعالیٰ کا سلامتی کا پیغام پہنچانے سے قائم ہوتی ہے۔ ان سلامتی کے تحفوں سے سلامتی کے سَوتے پھوٹیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور سلامتی کا پیغام پہنچانے والے خود اپنے لئے بھی دارالسلام کے دروازے کھول رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے گھر والوں کے لئے بھی یہ دروازے کھلوا رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ (۔) یہ سلامتی کا پیغام معاشی، معاشرتی اور بین الاقوامی سلامتیوں کا پیغام ہے۔

مَیں نے گزشتہ خطبہ میں اپنے گھروں میں اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کے گھروں میں اس خوبصورت پیغام کو پہنچانے کی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے اس کا ذکر کیا تھا۔ جس سے صلح اور سلامتی کی فضا قائم کرنے اور دوسروں کو ہر قسم کے ظلموں سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا تھا۔ مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے یہ سورۃ النساء کی آیت 37 ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے گو براہ راست نہیں لیکن احسان کے رنگ میں جن باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ یہ، یہ کرو۔ ان سے سلامتی کا پیغام دنیا کو پہنچتا ہے اور ہر اس طبقے کو پہنچتا ہے جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور اگر ایک انسان، ایک (۔) ایک مومن اس پر عمل کرے تو معاشرے میں سلامتی کی فضا قائم ہونا یقینی امر ہے۔ اس ایک آیت میں محبت، صلح اور سلامتی کا معاشرہ قائم کرنے کے لئے جو ہدایات بیان کی گئی ہیں وہ گیارہ ہدایات ہیں جن پر عمل کر کے ایک خوبصورت معاشرہ جنم لے سکتا ہے جو سلامتی کی خوشبو سے معطر معاشرہ ہوگا۔

اس میں پہلی بات جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو، وہ بات جو اللہ تعالیٰ کے حق سے تعلق رکھتی ہے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرمایا (۔) ایک (۔) تبھی (۔) کہلا سکتا ہے جب (۔) کے اس بنیادی مقصد کو سمجھنے والا ہو جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر (۔) کی حقیقی روح پیدا نہیں ہو سکتی، خدا تعالیٰ کی صفات کا ادراک نہیں ہو سکتا اور ایک انسان، ایک مومن صفت اَلسَّلَام سے آشنا ہونے کی وجہ سے اس کی برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکتا۔ پس اس بنیادی چیز کو ہر (۔) مومن کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے تا کہ سلامتی کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اس سے خود بھی فیضیاب ہو سکے اور اپنے ماحول کو بھی اس سے فیض پہنچا سکے۔ جب اس حقیقت کو سمجھ لو، جب اس مقصد کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا لو، تو فرمایا پھر حقوق العباد کی کوشش کرو، اس کے قیام کی کوشش کرو، جس کی اس آیت میں تفصیل بیان کی گئی ہے کہ یہ نیک سلوک جو تم ایک دوسرے سے کرو گے، معاشرے کی سلامتی کی ضمانت بن جائے گا۔ پھر آخر میں جس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بھی ہے اور بندوں کے حقوق سے بھی ہے۔ اب ایک ایک کر کے مَیں ان حکموں کو لیتا ہوں جو معاشرے کے ہر طبقے میں صلح، سلامتی اور پیار کی فضا پیدا کرنے اور قائم کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ حکم دیا گیا کہ (۔) یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرو۔ اس بات کی طرف توجہ دلا دی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بعد تمہیں والدین کو ہر شر سے محفوظ رکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے کیونکہ انہوں نے بھی تمہیں بچپن میں ہر شر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ تمہارے والدین ہی ہیں جو تمہاری صحت و سلامتی کے لئے تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ پس آج بڑے ہو کر تمہارا فرض بنتا ہے کہ ان کے حقوق ادا کرو۔ ایک جگہ فرمایا اگر ان پہ بڑھاپا آ جائے تو انہیں اُف تک نہ کہو، ان کی باتیں مانو۔ ایک جگہ فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا (۔) (بنی اسرائیل :25) پس یہ دعا بھی اس لئے ہے کہ تمہارے جذبات، تمہارے خیالات ان کے لئے رحم کے رہیں اور پھر یہ دو طرفہ دعائیں ایک دوسرے پر سلامتی برسانے والی ہوں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے والدین سے احسان کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور شکر گزار بندہ بننے کا ذکر فرمایا۔

فرماتا ہے (۔) (الاحقاف: 16) اور ہم نے انسان کو تاکید کی، نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ 30 مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور 40 سال کا ہو گیا تو اس نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی اصلاح کر دے، یقیناً مَیں تیری ہی

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

طرف رجوع کرتا ہوں اور بلا شبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یعنی حقیقی فرمانبردار مَیں تبھی بن سکتا ہوں، حقیقی (۔) میرے اندر تبھی داخل ہوسکتا ہے، سلامتی پھیلانے والا میں تبھی کہلا سکتا ہوں جب ان حکموں پر عمل کرتے ہوئے جس میں سے ایک حکم یہ ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ ان کے احسانوں کو یاد کرکے ان سے احسان کا سلوک کرو۔ ان نعمتوں کا شکر گزار بنو۔ جو انسان یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ تُو مجھے ان نعمتوں کا شکر گزار بنا جو تُو نے مجھ پر کی ہیں، جو مجھ پر اللہ تعالیٰ نے کی ہیں میرے والدین پر کی ہیں کہ ان کی اولاد سلامتی پھیلانے والی اور نیک اعمال کرنے والی ہو اور پھر آئندہ نسل کی سلامتی اور نیکیوں پر قائم رہنے کی بھی دعا اے خدا میں تجھ سے مانگتا ہوں۔

یہاں والدین کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہاں ایسے والدین کا ذکر ہے جن کی اولاد نیکیوں میں بڑھنے والی اور نیک اعمال کرنے والی ہو۔ پس والدین کو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے اس کے حضور جھکتے ہوئے اولاد کی ایسی تربیت کرنی چاہئے جو سلامتیاں بکھیرنے والی ہو۔ جو فرمانبردار ہو ورنہ وہ ماں بھی تو تھی جس کا کان یا زبان اس کے بیٹے نے اس لئے کاٹ لی تھی کہ اگر یہ مجھے صحیح راستے پر ڈالنے والی ہوتی، مجھے سلامتی اور فساد کا فرق بتانے والی ہوتی تو آج میں ان جرموں کی وجہ سے جو میرے سے سرزد ہوتے رہے پھانسی کے تختے پر چڑھنے کی بجائے تیرے لئے رحم اور فضل کی دعا مانگ رہا ہوتا، ہر شر سے محفوظ رہنے کی دعا مانگ رہا ہوتا۔

پس والدین کو بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ اس آیت میں دونوں کو توجہ دلائی ہے۔ پہلے اولاد بن کر والدین کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے لئے دعا پھر ماں باپ بن کر اولاد کی اصلاح اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دعا۔ تو یہ دعائیں ہیں جو ایک سچے عابد کو اپنے بڑوں کے بھی اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرتے ہوئے اسے سلامتی پھیلانے والا بنائیں گی۔

پھر بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کا بھی خیال رکھو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک ہے جس سے تمہارے معاشرے میں صلح اور سلامتی کا قیام ہوگا۔

قریبی رشتہ داروں میں تمام رحمی رشتہ دار ہیں، تمہارے والد کی طرف سے بھی اور تمہاری والدہ کی طرف سے بھی۔ پھر بیوی کے رحمی رشتہ دار ہیں۔ پھر خاوند کے رحمی رشتہ دار ہیں۔ دونوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوگئی کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو، ان کی عزت کرو، ان کا احترام کرو، ان کے لئے نیک جذبات اپنے دل میں پیدا کرو۔ غرض کہ وہ تمام حقوق جو تم اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے پسند کرتے ہو، ان قریبی رشتہ داروں کے لئے پسند کرتے ہو جن سے تمہارے اچھے تعلقات ہیں، کیونکہ قریبی رشتہ داروں میں بھی تعلقات میں کمی بیشی ہوتی ہے بعض دفعہ قریبی رشتہ داروں میں بھی دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرو۔ صرف ان سے نہیں جن سے اچھے تعلقات ہیں، جنہیں تم پسند کرتے ہو بلکہ جنہیں تم نہیں پسند کرتے، جن سے مزاج نہیں بھی ملتے ان سے بھی اچھا سلوک کرو۔

پس یہ حسن سلوک ہر قریبی رشتہ دار سے کرنا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ صرف ان سے نہیں جن سے مزاج ملتے ہیں بلکہ ہر ایک سے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ نہ صرف اپنے قریبی رشتہ داروں سے بلکہ مرد کے لئے اپنی بیوی اور عورت کے لئے اپنے خاوند کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔ یہ سلوک ہے جو اللہ کی سلامتی کے پیغام کے ساتھ سلامتی پھیلانے والا ہوگا۔ کئی جھگڑے گھروں میں اس لئے ہو رہے ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے لئے عزت اور احترام نہیں ہوتا۔ میاں اور بیوی کے سب سے قریبی رشتہ دار اس کے والدین ہیں۔ جہاں اپنے والدین سے احسان کے سلوک کا حکم ہے وہاں میاں اور بیوی کو ایک دوسرے کے والدین سے بھی حسن سلوک کا حکم ہے۔ بعض دفعہ خاوند زیادتی کرکے بیوی کے والدین اور قریبیوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور بعض دفعہ بیویاں زیادتی کرکے خاوندوں کے والدین اور قریبی رشتہ داروں کو برا بھلا کہہ رہی ہوتی ہیں۔ تو احمدی معاشرے میں (۔) یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا، اس کے بعد کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں اعلیٰ اخلاق پر قائم رہنے کے طریقے بھی سکھا دیئے۔ یہ بھی بتادیا کہ میرے سے تعلق رکھنا ہے تو اُن اعلیٰ اخلاق کو اپناؤ جن کا اللہ اور اس کا رسول حکم دیتا ہے، ہمیں سوچنا چاہئے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد جبکہ ہمیں مخالفتوں کا سامنا اس لئے ہو رہا ہے کہ تم نے کیوں اس شخص کو مانا (۔) احمدیت قبول کرنے کے بعد بعض لوگوں کو اپنے رشتہ داروں سے بھی بڑی تکلیف اٹھانی پڑی۔ اپنوں نے بھی رشتے توڑ دیئے۔ باپوں نے اپنے بچوں پر سختیاں کیں اور گھروں سے نکال دیا۔ اس لئے نکال دیا کہ تم نے احمدیت کیوں قبول کی۔ تو اس صورتحال میں ایک احمدی کو کس قدر اپنے رشتوں کا پاس کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو یہ سوچنا چاہئے کہ اُس شخص سے منسوب ہونے کے بعد جس کا نام خدا تعالیٰ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے ہمیں کس قدر سلامتی پھیلانے والا اور رشتوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنے والا ہونا چاہئے۔

پس ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ ہم سلامتی کے شہزادے کے نام پر بٹہ لگانے والے نہ ہوں۔ اگر ہم اپنے رشتوں کا پاس کرنے والے، ان سے احسان کا سلوک کرنے والے، ان کو دعائیں دینے والے، اور ان سے دعائیں لینے والے نہ ہوں گے تو ان لوگوں سے کس طرح احسان کا سلوک کر سکتے ہیں، ان لوگوں سے کس طرح احسان کا تعلق بڑھا سکتے ہیں، ان لوگوں کا کس طرح خیال رکھ سکتے ہیں جن سے رحمی رشتے بھی نہیں ہیں۔

بعض عہدیداروں کے بارے میں بھی شکایات ہوتی ہیں کہ بیوی بچوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں، اس ظلم کی اطلاعیں بعض دفعہ اس کثرت سے آتی ہیں کہ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کیا انقلاب پیدا کرنے آئے تھے اور بعض لوگ آپ کی طرف منسوب ہوکر بلکہ جماعتی خدمات ادا کرنے کے باوجود، بعض خدمات ادا کرنے میں بڑے پیش پیش ہوتے ہیں اس کے باوجود، کس کس طرح اپنے گھر والوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ رحم کرے اور ان لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے علم میں بات آتی ہے تو پھر انہیں خدمات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ پھر شور مچاتے ہیں کہ ہمیں خدمات سے محروم کر دیا تو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ ایک عہدیدار کی حیثیت سے ہمیں احکام قرآنی پر کس قدر عمل کرنے والا ہونا چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اسی آیت میں ایک یہ حکم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو کیونکہ یہ معاشرے کا کمزور طبقہ ہے پھر فرمایا مسکینوں سے بھی حسن سلوک کرو۔ یہ دونوں طبقے یعنی یتیم اور مسکین معاشرے کے کمزور ترین طبقے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اگر ان پر ظلم ہو رہا ہے تو ان کے خلاف کوئی آواز اٹھانے والا نہیں ہوتا اور پھر بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ کمزور طبقے ردّ عمل کے طور پر پھر فساد کی وجہ بنتے ہیں۔ اور فساد کی وجہ اس طرح ہے کہ پہلے چھوٹی چھوٹی باتوں اور برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ پھر مفاد اٹھانے والے گروہ ان لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ معاشرے کے خلاف ان کے ذہنوں میں زہر بھرتے ہیں۔ ایسا مایوس طبقہ جس کے حقوق ردّ کئے گئے ہوں، پھر یہ جائز سمجھتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ اپنا حق لینے کے لئے کر رہا ہے، وہ جو مرضی چاہے حرکتیں کر رہا ہو وہ ٹھیک کر رہا ہے۔ اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے یہ ہمدرد ہی اس کے خیر خواہ ہیں جو حقیقت میں اس کو معاشرے میں فساد پھیلانے کے لئے استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ غریب ملکوں میں اگر جائزہ لیں تو ایسے یتیم جن کے خاندانوں نے، ان کے عزیزوں نے ان کا خیال نہیں رکھا یا اس حیثیت میں نہیں کہ خیال رکھ سکیں خود بھی غربت نے انہیں پیسا ہوا ہے ایسے محروم بچے پھر تربیت کے فقدان کی وجہ سے بلکہ مکمل طور پر جہالت میں پڑ جانے کی وجہ سے تعمیری کام نہیں کر سکتے اور پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں چڑھ جاتے ہیں جو ان سے ناجائز کام کرواتے ہیں۔

اسی طرح ایسے لوگ جو کثیر العیال ہوں جن کی اولادیں بہت زیادہ ہیں، بچے زیادہ ہوتے ہیں، ان کی پرورش نہیں کر سکتے، وہ اپنے بچوں کو، مثلاً میں نے پاکستان میں دیکھا ہے۔ مدرسوں کے سپرد کر دیتے ہیں، بیشمار بچے جو مدرسوں میں ہیں وہ غریبوں کے بچے ہیں۔ (۔) یہ معاشرے کا کام ہے اور وقت کی حکومت کا کام ہے کہ ایسے طبقے کو سنبھالیں، انہیں دھتکارنے کی بجائے انہیں سینہ سے لگائیں۔ ان کو جذباتی چوٹیں پہنچانے کی بجائے زیادہ بڑھ کر ان کے جذبات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ یہ کمزور طبقہ جذباتی طور پر بہت حساس ہوتا ہے۔ معاشرے کو اس کے جذبات کو تعمیری رخ دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ان سے انتہائی احسان کا سلوک نہ کیا جائے اور یہ بات جہاں معاشرے میں محروم طبقے کو عزت دلوانے والی ہوگی وہاں معاشرے کے امن اور سلامتی کی بھی ضامن ہو جائے گی اور پھر یتیموں کی خبر گیری کرنے والے، مسکینوں کا خیال رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے پیار کے بھی مورد بنتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں (اپنی دو انگلیاں کھڑی کر کے ملا کر بتایا کہ اس طرح) یعنی ایسا شخص میرے قریب ہوگا۔

(ابن ماجہ ابواب الادب۔ باب حق الیتیم)

پھر ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا کہ.........گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی پرورش کی جائے۔

(ابن ماجہ ابواب الادب۔ باب حق الیتیم)

ایک روایت میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ غریبوں اور مسکینوں کو جو بعض لوگ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کے لئے بڑی فکر والی بات ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ۔ باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ)

میں ضمناً یہاں یہ ذکر کر دوں کہ **اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتیموں کی خبر گیری کا نظام ہے، پاکستان میں بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو باقاعدہ جائزہ لے کر ان کی تعلیم کا، ان کے رہن سہن کا مکمل خیال رکھتی ہے اور اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی، خاص طور پر افریقن ممالک میں بھی اللہ کے فضل سے کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اس کے لئے یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے ایک فنڈ ہے، اس میں بھی احباب جماعت کو دل کھول کر مدد کرنی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ یتیموں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔**

اسی طرح غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مریم فنڈ کی تحریک کی تھی۔ شروع میں تو اس طرف بہت توجہ تھی اور جماعت نے بھرپور حصہ لیا، بچیوں کی شادیوں میں کوئی روک نہیں تھی۔ اب بھی اللہ کے فضل سے کوئی روک تو نہیں ہے لیکن جس کثرت سے، جس شوق سے جماعت کے افراد اس میں حصہ لے رہے تھے اور چندہ دیتے تھے، رقمیں آ رہی تھیں اس طرح اب نہیں آ رہیں۔ تو اس طرف بھی جماعت کو اور خاص طور پر مخیّر حضرات کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہ یتیموں، غریبوں اور مسکینوں سے حسن سلوک ہے جو یقیناً ان حسن سلوک کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس دارالسلام کی خوشخبری دیتے ہیں کہ انہوں نے چند لوگوں کی بہتری اور سلامتی کے لئے کوشش کی، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا جو کمزوروں پر رحم کرے، ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔ (ترمذی۔ صفۃ القیامۃ)

پھر معاشرے کی سلامتی، صلح اور محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو۔ اور صرف رشتہ دار ہمسایوں سے اچھا سلوک نہیں کرنا کہ اس میں 100 فیصد بے نفسی اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے حسن سلوک نظر نہیں آتا بلکہ غیر رشتہ داروں سے بھی کرنا ہے۔ یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک میں تو پسند اور ناپسند کا سوال آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے اس کا تو تب پتہ لگے گا کہ غیروں سے بھی حسن سلوک کرو۔ جو غیر رشتہ دار ہمسائے ہیں ان سے بھی حسن سلوک کرو۔ ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قدر تلقین کی گئی، اس قدر تواتر سے آنحضرت ﷺ کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید اب ہمسائے ہماری وراثت میں بھی حصہ دار بن جائیں گے۔ تو ہمسائے کی یہ اہمیت، یہ احساس دلانے کے لئے ہے کہ اس کا خیال رکھنا، اس سے حسن سلوک کرنا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا بہت اہم ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہمسائے ہیں جو گھر کی چاردیواری سے باہر قریب ترین لوگ ہیں۔ اگر یہ ایک دوسرے سے حسن سلوک نہ کریں، ایک دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بنیں، تو جس گلی میں یہ گھر ہوں گے جہاں حسن سلوک نہیں ہو رہا ہوگا تو وہ گلی ہی فساد کی جڑ بن جائے گی۔ اس گلی میں پھر سلامتی کی خوشبو نہیں پھیل سکتی۔ گھر سے باہر نکلتے ہی سب سے زیادہ آمنا سامنا ہمسایوں سے ہوتا ہے۔ ان کو اگر دل کی گہرائیوں سے سلامتی کا پیغام پہنچائیں گے تو وہ بھی آپ کے لئے سلامتی بن جائیں گے۔

ان مغربی ممالک میں عموماً ہر کوئی اپنے میں مگن رہتا ہے ان لوگوں کی ایک زندگی بن گئی ہے کہ اپنا گھر یا اپنے بہت قریبی۔ ہمسائے کا وہ تصور یہاں ہے ہی نہیں جو (۔) نے ہمیں سکھایا ہے۔ یہی (۔) کی خوبی ہے کہ ہر بظاہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی طرف بھی توجہ دلا دی اور پھر اس کے نتیجے کے طور پر بڑی بڑی جنتوں کی خبریں دیں تاکہ ہر طرح سے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کے لئے ہر مومن کوشش کرے۔ تو جب ان لوگوں سے سلامتی کا پیغام پہنچاتے ہوئے ہم تعلق رکھیں گے، جب ان لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ یہ لوگ بے غرض ہو کر ان سے تعلق رکھ رہے ہیں، ان کے یہ تعلق ہماری ہمدردی کے لئے ہیں، تو یہ لوگ خوش بھی ہوتے ہیں اور حیران بھی ہوتے ہیں کیونکہ اس کی ان کو عادت نہیں ہے۔ ان باتوں کا، اس خوشی کے اظہار کا، ان کی باتوں اور خیالات سے بڑا واضح پتہ لگ رہا ہوتا ہے۔ اس تعلق کو بڑھانے کی وجہ سے فطرت کی جو آواز ہے۔ اگر نیک فطرت ہے تو فطرت تو ہر ایک سے یہ چاہتی ہے کہ نیکی کا سلوک ہو۔ فطرت کی وہ آواز ان کے اندر بھی انگڑائی لیتی ہے۔ وہ بھی اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے ہمارے سے نیک تعلق کی وجہ سے رابطہ رکھ رہے ہیں۔ کوئی مفاد یا ذاتی منفعت حاصل کرنا ان کا مقصد نہیں ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ اکثریت اس بات پر خوش ہوتی ہے۔

جب سے میں نے ان مغربی ممالک کے رہنے والوں کو خاص طور پر ہمسایوں سے اچھے تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی، بعض جگہ سے بہت خوش کن رپورٹس آئی ہیں۔ وہی لوگ جو پاکستانی یا ایشین (۔) ہمسایوں سے خوفزدہ تھے جب ان کے یہ تعلق بڑھنے شروع ہوئے، عید، بقرعید پر، ان کے تہواروں پر، جب تحفے ان کی طرف جانے شروع ہوئے تو اس کی وجہ سے ان میں نرمی پیدا ہونی شروع ہو گئی، ان کے خوف بھی دور ہوئے۔ وہی لوگ جو (۔) کو شدت پسند اور امن برباد کرنے والا مذہب سمجھتے تھے (۔) کی سلامتی کی تعلیم سے متاثر ہو رہے ہیں۔ (۔) فضل کے حلقے میں بھی دو سال سے ہمسایوں کو بلا کر ان کی دعوت وغیرہ کی جاتی ہے۔ علاوہ اس ذاتی تعلق کے جو لوگ اپنے طور پر گھروں میں بھی کرتے ہوں گے۔ اس سال بھی جو انہوں نے فنکشن کیا تھا میں اس میں شامل ہوا تھا تو میں نے ہمسایوں کے تعلق میں جب ان کے سامنے (۔) تعلیم پیش کی تو سب نے حیرت اور خوشی سے اس کو سنا اور اس کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا اور اب تک بھی مختلف حوالوں سے مختلف موقعوں پر ان ہمسایوں کے مجھے خطوط آتے رہتے ہیں، کارڈز بھی آتے رہتے

ہیں۔ تو سب ہمسایوں سے حسن سلوک جہاں سلامتی کی ضمانت ہے وہاں اس سے (۔) کا بھی بہترین راستہ کھل جاتا ہے۔

اگر ان لوگوں میں مذہب سے دلچسپی نہیں ہے تو کم از کم ایسے لوگوں کے ذہنوں سے (۔) کے خلاف جو زہر بھرا گیا ہے وہ نکل جاتا ہے۔ اگر ہمسائیگی کی وسعت ذہن میں ہو تو پوری دنیا میں سلامتی اور صلح کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ دنیا سے فساد دُور ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمسائیگی تو 100 کوس تک بھی ہوتی ہے۔ پس آج جبکہ احمدی دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں ہیں۔ بعض علاقوں میں شاید تھوڑے ہیں یا زیادہ ہیں۔ اپنے اردگرد کے 100-100 میل کے علاقے کو بھی اپنی سلامتی کے پیغام سے معطر کر دیں تو دنیا کے ایک وسیع حصے میں .... کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں، اس کے خلاف جو پُرتشدّد اور ظلم کرنے والا ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ سب داغ دُھل سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو اس عہد کی کوتاہی کر رہے ہوں گے جو ہم نے اس زمانے کے امام سے باندھا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے پیار محبت کے تعلقات جس سے تمہارے حقیقی (۔) ہونے کا پتہ چلے، مزید وسیع ہونے چاہئیں، اَور وسیع ہونے چاہئیں۔ کیونکہ تمہارے تعلقات کی جتنی وسعت ہو گی یا وسعت ہوتی جائے گی۔ پُرامن اور سلامتی بکھیرنے والا معاشرہ اتنا وسیع ہوتا چلا جائے گا۔ کس حد تک وسعت دینی ہے؟ سارے معاشرے کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ایک تو ہمسائیگی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے ہم جلیس جو مجلسوں میں تمہارے ساتھ ہیں جو تمہارے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ دفتروں میں تمہارے ساتھ ہیں، کاروباری جگہوں پر تمہارے ساتھ ہیں، تم سے ان سب کے ساتھ احسان کی توقع کی جاتی ہے۔ پھر میٹنگز ہیں، اجلاس ہیں، آپس کے معاشرے میں بھی جلسے ہیں تو یہاں بھی پیار اور محبت اور احسان کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ اب اگر اتنا وسیع معاشرہ ہے اور معاشرے کے حقوق کا (۔) نے حکم دیا ہے کہ اگر انسان تصور کرے تو کوئی باہر رہ ہی نہیں جاتا اور یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں کسی بھی شخص کے خلاف کسی بھی قسم کی قبض ہو بلکہ کھلے دل سے ہر ایک کو انسان سلامتی کا تحفہ بھیج رہا ہوگا، کوئی دل میں رنجش رہ ہی نہیں سکتی۔

بعض دفعہ اجتماعوں پر جلسوں پر بعض بدمزگیاں ہو جاتی ہیں اور پھر جلسہ بھی آ رہا ہے اور اجتماعات بھی آ رہے ہیں۔ تو اگر یہ سوچ ہو کہ میرے سے ان سب کے لئے احسان کے جذبات کے سوا کسی قسم کا کوئی اور اظہار نہیں ہونا چاہئے تو یہی چیز ہے جو معاشرے میں سلامتی پھیلانے والی ہو جائے گی اور حسن سلوک سے لوگ ایک دوسرے سے اچھے تعلقات بنانے والے ہو جائیں گے۔

پھر معاشرے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اپنوں میں بھی اور غیروں میں بھی سلام کو رواج دو۔ جب کوئی (۔) کسی کو سلام کرے تو (۔) کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو پہلے سے بڑھ کر سلامتی لوٹاؤ۔ ایسی سلامتی جب ایک (۔) معاشرے میں، جب ایک احمدی معاشرے میں لوٹائی جا رہی ہو گی تو ہر قسم کے جھگڑوں اور فسادوں اور لڑائیوں اور رنجشوں کی بیخ کنی ہو جائے گی، وہ ختم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ احسان کا جواب احسان سے دو اور سلام کے بارے میں بھی آیا ہے کہ سلام کرو تو احسن رنگ میں اس کو لوٹاؤ۔ تحفے کے بارے میں آیا ہے کہ اگر کوئی تمہیں تحفہ دے تو بہترین رنگ میں اس کو لوٹاؤ یا کم از کم ویسا ہی اس کو لوٹا دو۔

ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک شخص آیا جس نے آنحضرت ﷺ کو السلام علیکم کہا اور بیٹھ گیا۔ آنحضور ﷺ نے جواب دیا، پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ ؐ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تیسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ؐ نے فرمایا وعلیکم السلام یا شاید وعلیکم اس پر ایک قریب بیٹھے ہوئے صحابی نے پوچھا کہ باقی دو کو تو آپ نے دعائیہ کلمات کہے اور بڑا اچھا جواب دیا۔ اس کو صرف وعلیکم کہا ہے تو آپ ؐ نے فرمایا کہ انہوں نے جتنا سلام کیا تھا اس میں گنجائش تھی کہ بہتر کر کے لوٹا سکتا، اس لئے ان کو مَیں بہتر کر کے سلام واپس کرتا رہا ہوں۔ اس شخص نے بہترین دعائیہ کلمات کہے اس کے علاوہ کچھ اور جواب بنتا نہیں تھا تو مَیں نے کم از کم اس حکم کے تحت کہ وہی چیز لوٹا دو مَیں نے وعلیکم کہہ کر اسی طرح کا اس کو سلام واپس کر دیا۔ تو یہ ہے سلامتی پہنچانے کے طریقے اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ۔

پھر فرمایا کہ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ سے مراد یہ بھی ہے کہ ساتھ کام کرنے والے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہہ دیا ہے۔ ماتحتی میں کام کرنے والے ہیں، افسران بالا ہیں۔ ان سب کے لئے نیک جذبات ہونے چاہئیں۔ ان سب کو سلامتی کا پیغام پہنچانا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ مسافروں سے بھی یہ سلوک کرو۔ سفر میں جو ایک تھوڑے سے عرصہ کے لئے ساتھ ہوتا ہے۔ اس میں بھی تمہارے اندر حسن و احسان کی تصویر نظر آنی چاہئے تاکہ یہ معمولی وقتی تعلق بھی کوئی بداثر نہ چھوڑے۔ تو خدا تعالیٰ کی اپنے بندے سے یہ توقعات ہیں کہ معمولی سا بھی کوئی ایسا موقع پیدا نہ ہو جو معاشرے میں فساد یا جھگڑے کا باعث بنے۔

پھر فرمایا ان سے بھی یہ نیک سلوک ہو جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں، تمہارے ماتحت ہیں، تمہارے ملازم ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ وہ سب جاندار جو تمہارے قبضے میں ہیں ان سے احسان کا سلوک کرو۔ تو یہ ہے کمزور طبقے کی، غلاموں کی عزت قائم کرنے کا (۔) حکم کہ جن کو تم اپنا غلام سمجھتے ہو جو تمہارے ملازم ہیں ان سے بھی سختی اور ظلم نہ کرو۔ حکم یہ ہے کہ ان سے بھی کوئی ایسا کام نہ لو جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔ اگر کوئی ایسا مشکل کام ہو تو پھر ان کا ہاتھ بٹاؤ تو یہ وہ اصول ہیں جن سے معاشرہ صلح جو اور سلامتی پھیلانے والا بن سکتا ہے۔ یہی اصول ہے کہ ہر وقت ذہن میں ہو کہ مَیں نے احسان کرنا ہے جس سے محبتیں جنم لیتی ہیں۔ جس سے ملازم بھی مالک کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔ ورنہ ملازم سے بھی اگر اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لیا جائے تو پھر یہ ان لوگوں کے دلوں میں نفرتوں کے بیج بوتے ہیں جو آخر کار سلامتی کی بجائے فساد پر منتج ہوتے ہیں۔

اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ آخری حکم دے کر یا اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ان باتوں پر عمل نہیں کرتا وہ متکبر ہے نہ وہ اللہ کا سچا عابد بن سکتا ہے اور پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کو بھی قبول نہیں کرتا۔ تمام انبیاء کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے۔ بلکہ اس تکبر کی وجہ سے شیطان کے پیچھے چلنے والا ہوتا ہے کیونکہ شیطان نے تکبر کی وجہ سے ہی انکار کیا تھا۔............

پس ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس لئے ہمیں ان باتوں پر غور کرتے ہوئے حقیقی عابد اور صحیح رنگ میں نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرنے والا بننا چاہئے۔ ورنہ یہ نہ ہو کہ ہم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کی لپیٹ میں آ جائے اور پھر ان نعمتوں سے محروم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان بشارتوں سے محروم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے مومن بندے کو دی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر ماضی میں کوئی کمیاں، کوتاہیاں ہو گئی ہیں تو خدا تعالیٰ کی رحمت طلب کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ غلطی سے اگر تم کوئی کام کرتے ہو تو مَیں معاف کرنے والا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی کا پیغام ہمیں پہنچے اور ہم اس کی بخشش کی لپیٹ میں آ جائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’مومن حسین ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے اگر وہ بدعمل ہے تو پھر

کچھ بھی نہیں۔انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔وہ خدا تعالیٰ کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح وسلامت نکال لیتا ہے۔مگران عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 249 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

مکرم طاہر احمد کاشف صاحب

میرے ابا جان مکرم بشارت احمد صاحب درویش

ابن میاں خوشی محمد صاحب ایک طویل علالت کے بعد یکم دسمبر 2006ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ 19 دسمبر 1919ء کو گولیکی گجرات میں پیدا ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 87 برس تھی۔ آپ کی تدفین مقبرہ موصیان ٹورانٹو کینیڈا میں 4 دسمبر 2006ء کو دن کے 11 بجے عمل میں آئی۔

خاکسار کے دادا جان مکرم میاں خوشی محمد صاحب پہلی جنگ عظیم کے بعد قادیان چلے گئے تھے۔ جہاں حضرت مصلح موعود کے باڈی گارڈ کے طور پر حضرت مصلح موعود کی قربت میں رہنے کا موقعہ ملا۔

تقسیم ہند کے بعد ربوہ میں دادا جان دربان کی حیثیت سے حضرت مصلح موعود کے گھر خدمت انجام دیا کرتے تھے۔محترم والد صاحب تقریباً 10,9 سال کی عمر میں گولیکی گجرات سے قادیان چلے گئے اور دوسری جنگ عظیم تک قادیان میں رہے۔ جب جنگ عظیم دوم شروع ہوئی تو آپ سنگاپور، برما، ملایا کے محاذوں پر رہے۔ جنگ کے بعد آپ دوبارہ قادیان آ گئے اور تقسیم ملک تک قادیان میں ہی رہے۔ جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو آپ کچھ عرصہ شادی وال گجرات کے کیمپوں میں رہے بعد میں لاہور اور پھر ربوہ آ گئے۔

1948ء میں آپ بطور درویش حفاظت مرکز کے لئے قادیان گئے جہاں سے آپ کی 1950ء میں واپسی ہوئی۔ (رسالہ الفرقان کے درویشان قادیان نمبر 1963ء کے صفحہ 97 پر درج فہرست نمبر 5 میں آپ کا نام تیسرے نمبر پر ہے)۔

ابا جان کو تحریک جدید کے دفتر اول میں شمولیت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس طرح تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں آپ شامل تھے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ آپ کا کھاتہ تحریک جدید زندہ رکھے ہوئے ہے۔

حضرت مصلح موعود جب 1950ء میں کوئٹہ تشریف لے گئے تو ابا جان آپ کے ساتھ کوئٹہ چلے گئے اور پھر وہیں قیام کر لیا۔ ایک دوست کے جو اس وقت سول ہسپتال کوئٹہ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تھے توسط سے آپ کو سول ہسپتال میں ملازمت مل گئی جہاں سے آپ 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔ محترم ابا جان نے اپنی ساری زندگی ایک جفاکش اور محنتی انسان کے طور پر گزاری اور محنت کرنے میں کبھی عار نہیں سمجھا۔

حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات میں سادہ زندگی بسر کرنے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کا جو ذکر فرمایا ہے محترم ابا جان کی ساری زندگی میں یہ دونوں چیزیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں اور اپنی اولاد کو بھی جب نصیحت کا موقعہ ہوتا تو یہی کہتے کہ سادگی اور محنت کی عادت سے انسان پریشانیوں سے بچا رہتا ہے ہمیشہ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہئیں۔

آپ نے اپنی زندگی ایک قناعت پسند اور خوددار انسان کے طور پر گزاری۔ زندگی کے ابتدائی دور میں باوجود محدود وسائل ہونے کے کبھی کسی سے مدد کی امید نہ رکھی بس اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور محنت کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریق سے پورا کیا۔ محترم والد صاحب چونکہ چھوٹی عمر میں ہی قادیان دارالامان میں رہائش پذیر ہو گئے تھے لہٰذا قادیان کے روحانی تربیتی ماحول کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ آپ کو نماز تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی عادت پڑ گئی اور بفضل اللہ تعالیٰ تادم وفات آپ نماز تہجد اور نمازوں کی ادائیگی التزاماً کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آخری عمر میں جبکہ آپ خود سے اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے مگر تہجد اور نمازوں کے اوقات پر میری والدہ صاحبہ سے کہتے کہ مجھے ٹیک لگا کر بٹھا دو تاکہ میں تہجد ادا کر سکوں یہی حال نمازوں کی ادائیگی کے بارے میں تھا۔ گویا نماز کی ادائیگی آپ کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی۔

کوئٹہ رہائش کے دور میں انتہا کی سردیوں کے موسم میں جبکہ شدید برفباری بھی ہوتی۔ آپ کی پوری کوشش ہوتی کہ بیت الذکر میں جا کر پانچوں نمازوں کی ادائیگی کریں۔ باوجود اس کے کہ گھر سے بھی دوری ہوتی تھی مگر آپ پیدل نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر جاتے، اس بات کی پابندی اپنی اولاد سے بھی کرواتے کہ نماز باجماعت بیت میں جا کر ادا کی جائے، اپنے بچوں سے اکثر اسی بات پر ناراضگی کا اظہار کرتے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کیوں ہوئی۔ خصوصاً نماز فجر کے لئے جب ہم بھائیوں کو بیدار کرتے تو ساتھ یہ کہتے کہ نماز کے لئے اٹھو اور خدا سے خیر مانگو کہ وہ ہر طرح سے اپنا فضل نازل فرمائے اور مصیبتوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔

دوسری بات جس کا آپ خاص خیال رکھتے وہ چندہ جات کی ادائیگی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ خود بھی اور ہماری والدہ صاحبہ بھی نظام وصیت میں شامل تھیں۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ جس دن آپ کو تنخواہ ملتی تو سب سے پہلے اپنا اور اپنے اہل خانہ کا چندہ ادا کرتے۔ اس کے بعد گھر کی ضروریات کی طرف نظر کرتے، ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے چندہ کی ادائیگی ہمارا فرض ہے نہ یہ کہ عہدیداران آپ کے گھر آ کر چندہ مانگیں۔ آپ کا یہ کہنا تھا کہ آمد کا جو حصہ خدا کی راہ میں ادا کرنا فرض ہے اسے اپنے استعمال میں لانا، گھر یا سارے مال کو بے برکت بنانے والی بات ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میرے گھر میں بے برکتی ہو۔ لہٰذا میں چندہ کی ادائیگی کرتا ہوں۔

محترم والد صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش رہتی کہ ان کی اولاد زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے والی ہو عام حالات میں انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ ان کے بچے بلاوجہ گھر سے باہر نکلیں۔ مگر جماعتی خدمات اور جماعتی پروگرامز میں شمولیت کی بات ہوتی تو ان کا یہ کہنا تھا کہ تم لوگ بے شک سارا دن یا رات گھر نہ آؤ مجھے کوئی فکر نہیں۔ محترم والد صاحب کی خواہش تھی کہ ان کے بچے حافظ قرآن بنیں۔ چنانچہ اپنے دو بیٹوں کو انہوں نے مدرسۃ الحفظ میں بھجوا دیا جنہوں نے 1972ء تا 1974ء قرآن کریم حفظ کیا اس عرصہ میں ہماری والدہ صاحبہ کو ربوہ بھجوایا تاکہ بچے یکسوئی اور بغیر کسی پریشانی کے حفظ مکمل کر سکیں۔

خاکسار نے جب میٹرک کا امتحان پاس کیا تو والد صاحب سے زندگی وقف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر والد صاحب نے انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے کہ میرا بیٹا مربی بنے اور دین کی خدمت کرے۔ مربیان کا آپ کے دل میں جو احترام تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ باوجود آپ کا بیٹا ہونے کے کبھی بھی محترم والد صاحب نے خاکسار کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ جب بھی پکارتے مربی صاحب کہہ کر پکارتے۔ خاکسار کو یاد ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلے کے بعد جب خاکسار پہلی مرتبہ کوئٹہ اپنے گھر گیا تو اس وقت والد صاحب کی خوشی دیدنی تھی اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے کہ میرے ساتوں بیٹوں میں سب سے زیادہ مجھے تمہاری خوشی ہے کہ تم مربی بن رہے ہو اور اس کے بعد ڈھیروں دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے اگر کسی موقعہ پر کسی معاملہ میں سرزنش یا نصیحت کا موقعہ ہوتا تو فقط اسی فقرہ پر اکتفا کرتے کہ تم تو مربی ہو میں تمہیں کیا سمجھا سکتا ہوں۔ محترم والد صاحب کو کم وبیش 23/22 سال قادیان رہنے کا موقعہ ملا۔ حضرت مصلح موعود کے خطبات، تقاریر سننے کی سعادت ملی اسی طرح دیگر رفقاء کرام حضرت مسیح موعود کو دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملا۔ لہٰذا آپ اپنے اہل وعیال اور حلقہ احباب میں ہمیشہ حضرت مصلح موعود کے واقعات گھنٹوں بیان کرتے نہ تھکتے۔

محترم والد صاحب کو مطالعہ کا بھی بڑا شوق تھا اور کہا کرتے تھے کہ سلسلہ کی کتابیں خریدتے رہنا چاہئے اور زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں۔ آپ اخبار الفضل کا مکمل مطالعہ کیا کرتے اور کوئی بھی حصہ بغیر پڑھے نہ چھوڑتے اسی طرح کتب حضرت مسیح موعود، ملفوظات اور تفسیر کبیر کا مطالعہ آپ کے معمولات میں شامل تھا اور ان کتب میں درج واقعات اور حکایات آپ وقتاً فوقتاً اپنے بچوں اور ملنے جلنے والوں کو سناتے رہتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ابا جان کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

وصیت جزو ایمان ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مالی حالت کو درست کرنے کی ایک صورت وہ ہے جو حضرت مسیح موعود نے الہام الٰہی سے مقرر فرمائی ہے اور وہ وصیت ہے۔ مجھے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ عورت مرد ملا کر ابھی تک دو ہزار نے بھی وصیت نہیں کی حالانکہ جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے وصیت کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔ احباب کو اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور یوں بھی (-) مال والے کسی نہ کسی طرح وصیت کے قریب قریب چندہ وصول کر ہی لیتے ہیں۔

(انوار العلوم جلد 11 ص 83)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

الفضل کی راہنمائی

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

چند دن پہلے خاکسار نے اپنے والد بزرگوار حافظ عبدالعزیز رفیق حضرت مسیح موعود کے حوالے سے الفضل کی برکات میں سے ایک برکت کا ذکر کیا تھا آج اس برکت آمیز روزنامہ کا ایک اور پہلو یاد آیا۔ جس سے حضرت والد صاحب استفادہ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت والد صاحب کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مختلف شہروں میں اور بعض اوقات دیہات میں بھی دورے کرنے پڑتے تھے۔ آپ کے دل میں خواہش پیدا ہوتی تھی کہ یہاں کسی احمدی کو تلاش کر کے اسے مل کر جانا چاہئے۔ سو آپ اس مقام کے ڈاکخانہ میں جاتے اور پوچھتے کہ یہاں کسی کے نام الفضل اخبار بھی آتا ہے۔ اس جستجو سے کسی نہ کسی احمدی کا پتہ چل جاتا اور پھر اس احمدی دوست کو تلاش کرتے اس طرح ان کو ملنے کا موقعہ مل جاتا۔ اس طرح بفضل خدا فریقین کو باہمی ملاقات سے بے انداز خوشی ہوتی۔

ولادت

مکرم سہیل احمد صاحب شہزاد مربی سلسلہ گاڑی کھاتہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ماموں زاد بہن مکرمہ زاہدہ طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب آف نبی سر روڈ حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 26 جون 2007ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت نومولود کا نام ماہر احمد عطا فرمایا ہے نومولود مکرم ڈاکٹر حاجی نصیر احمد زاہد صاحب امیر حلقہ نبی سر روڈ کا نواسہ اور مکرم نذیر احمد صاحب نفیس نگر کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ضرورت سٹاف

دبئی UAE میں ایئر کنڈیشننگ کمپنی کو تجربہ کار سٹاف کی ضرورت ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹیکنیشن۔ 10 آسامیاں (سپلٹ یونٹ یا A/C سنٹرل کا تجربہ)

اسسٹنٹ ٹیکنیشن۔ 10 آسامیاں (سپلٹ یونٹ A/C سنٹرل کا تجربہ)

ڈکٹ فیبریکیٹر۔ 3 آسامیاں (ڈکٹ بنانے کا تجربہ G-1)

رابطہ کیلئے محمد صدیق پاکستان 0332-7068447

فون دبئی: 00971-508475489

00971-507055133

یا نظارت ہذا سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد احمد صاحب کوٹھی موراں والی ڈسکہ کلاں اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب طالپوری مورخہ 25 جون 2007ء کو بعمر تقریباً 91 سال بوجہ ہارٹ اٹیک انتقال کر گئے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مربی صاحب مقامی نے پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مربی صاحب نے کروائی۔ مرحوم خدا کے فضل سے انتہائی مہمان نواز اور ملنسار تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے یادگار دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے نیز اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

کیریئر کونسلنگ سیمینار

مکرم مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

آئندہ تعلیمی کیریئر کے سلسلے میں طلباء کی راہنمائی کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیت الاحد میں 26 جون 2007ء کو بعد مغرب زیر صدارت مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کیریئر کونسلنگ سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں احمدی پروفیسر صاحبان اور مقررین حضرات نے تعلیم کے مختلف شعبوں مثلاً میڈیسن، انجینئرنگ، اینیمل ہسبنڈری، ایگریکلچر، کامرس، ٹیکنیکل ایجوکیشن اور کمپیوٹر سائنس کی مختلف شاخوں کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ نیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور ورچوئل یونیورسٹی سے طریقہ ہائے تعلیم کا تعارف بھی کروایا۔ مقررین نے مختلف شعبہ ہائے تعلیم کی شاخوں کی تفصیل بیان کر کے ان کی اہمیت اور مارکیٹ ویلیو بیان کی۔ ہر کورس کی مدت بتائی۔ داخلہ کیلئے مطلوبہ میرٹ کا ذکر کیا مزید برآں متعلقہ معروف تعلیمی اداروں کی نشاندہی کی۔ یہ بھی وضاحت کی کہ مختلف کورسز کی کامیاب تکمیل کے بعد روزگار کے کس قسم کے مواقع میسر آئیں گے۔ ہر تقریر کے بعد طلبا کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے جماعت کیلئے علم کی اہمیت پر حضرت مصلح موعود کا اقتباس پڑھ کر سنایا اور منتظمین و مقررین کو کامیاب تقریب پر مبارکباد دی۔ تقریب کا اختتام دعا سے ہوا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کے علم میں برکت دے۔ آمین

صوبہ سرحد کی پاکستان میں شمولیت

3 جون 1947ء کو جب لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے تقسیم ہند کے منصوبے کا اعلان کیا تھا تو اس میں واضح کیا گیا تھا کہ بنگال اور پنجاب کی مجالس دستور ساز کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جو مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے نمائندوں پر مشتمل ہوں گی اور وہ علیحدہ علیحدہ طور پر پاکستان میں شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ کریں گی۔ صوبہ سندھ کی شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ اس کی دستور ساز اسمبلی اور بلوچستان کا فیصلہ اس کا شاہی جرگہ کرے گا جبکہ صوبہ سرحد اور سلہٹ میں یہی فیصلہ استصواب رائے یا ریفرنڈم کے ذریعہ عوام سے براہ راست حاصل کیا جائے گا۔

چنانچہ بنگال اور پنجاب کی اسمبلیوں کے اجلاس ہوئے اور طے پایا کہ یہ دونوں صوبے تقسیم کئے جائیں گے۔ صوبہ سندھ میں اسمبلی کے ارکان کی اکثریت نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا، بلوچستان کے شاہی جرگے اور کوئٹہ میونسپلٹی کے غیر سرکاری ارکان نے متفقہ طور پر پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ سلہٹ میں استصواب رائے ہوا اور کثرت رائے نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اب فقط شمال مغربی سرحدی صوبہ کا مسئلہ رہ گیا تھا کہ وہ پاکستان میں شمولیت اختیار کرے گا یا بھارت کے ساتھ رہنا پسند کرے گا۔

صوبہ سرحد میں عرصہ سے کانگریسی حکومت قائم تھی مگر سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان نے اس موقع پر ایک نیا شوشہ چھوڑا اور وائسرائے سے مطالبہ کیا کہ استصواب رائے میں ایک میرا سوال بھی عوام کے سامنے رکھا جائے کہ کیا وہ آزاد پختونستان قائم کرنا چاہتے ہیں۔

مگر ان کی یہ تجویز منظور نہ ہوئی اور فقط اس سوال پر کہ صوبہ سرحد کے عوام پاکستان کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں یا بھارت کے ساتھ 6 جولائی 1947ء سے 17 جولائی 1947ء تک استصواب یا ریفرنڈم ہوا۔ 20 جولائی 1947ء کو اس استصواب کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ جس کے مطابق 244`289 رائے دہندگان نے پاکستان کے حق میں اور فقط 2874 نے خلاف ووٹ دیئے یوں غیور پٹھانوں کا یہ صوبہ پاکستان کا حصہ بن گیا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ صوبہ سرحد کے اس ریفرنڈم کے لئے کانگریس کے مطالبہ پر لیفٹیننٹ جنرل لوک ہارٹ کو بطور خاص صوبہ سرحد کا گورنر بنایا گیا تھا جبکہ ایک انگریز بریگیڈیئر جے بی بوتھ کے ماتحت چالیس انگریز فوجی افسران نگرانی کے فرائض انجام دے رہے تھے اور بحیثیت مجموعی نگرانی خود لارڈ ماؤنٹ بیٹن کر رہا تھا۔

یہ ریفرنڈم 6 جولائی 1947ء سے 17 جولائی 1947ء تک جاری رہا تھا اور اس کے نتائج کا اعلان 20 جولائی 1947ء کو کیا گیا تھا۔

بندش بجلی

جملہ صارفین بجلی ربوہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 17 جولائی 2007ء کو بجلی بسلسلہ ضروری مرمت بند رہے گی۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

درخواست دعا

مکرم رانا سجاد احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عزیزم محمد نجابت علی عمر 8 ماہ ہڈیوں میں تکلیف کی وجہ سے اکثر بیمار رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
شاہد اسٹیٹ ایجنسی مین بازار۔ نشاط کالونی لاہور کینٹ
طالب دعا: شاہد مسعود اعوان
فون آفس: 0300-8180864-5745695

جرمن، فرانس و پاکستانی سیل بند ہومیو پیتھک ادویات اور اس سے متعلقہ سامان کی رعایتی قیمت پر خریداری نیز تمام امراض کے مؤثر علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فیکس: 047-6212217
1 ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ربوہ
فون: 047-6211399,6005666
2 راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,6005622

خبریں

فوجی قافلے اور پولیس پر خودکش حملے

صوبہ سرحد میں خودکش حملوں میں 45۔افراد جاں بحق اور 100 سے زائد زخمی ہوگئے سوات میں فوجی قافلے پر دو خودکش حملوں اور بارودی سرنگ دھماکے میں 12 سیکیورٹی اہلکاروں سمیت 19 جبکہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پولیس بھرتی مرکز میں خودکش حملے میں 26۔افراد جاں بحق ہوگئے۔ متعدد زخمیوں کی حالت نازک ہے۔ ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ فوجی ترجمان میجر جنرل وحید ارشد نے کہا کہ حملوں کا تعلق لال مسجد کے واقعہ سے ہوسکتا ہے۔

سوات میں ہماری مرضی کے بغیر کوئی فوجی آپریشن نہیں کرسکتا

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ محمد اکرم خان درانی نے کہا ہے کہ سوات میں ان کی مرضی کے بغیر کوئی فوجی آپریشن نہیں کرسکتا۔ جیو کے مطابق انہوں نے کہا کہ انہوں نے سوات میں فوج طلب کرنے کی کوئی درخواست نہیں دی۔ انہیں دکھ اور افسوس ہے کہ سیکیورٹی فورسز کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ہم ان پر حملوں کو کسی صورت برداشت نہیں کرسکتے۔ ہماری کوشش ہے کہ جرگے منعقد کر کے صورتحال پر قابو پایا جائے پھر بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر آپریشن کیا جاسکتا ہے تاہم انہوں نے فی الحال کسی بھی آپریشن کے امکان کو رد کردیا۔

شمالی وزیرستان میں مقامی طالبان کا امن معاہدہ ختم کرنے کا اعلان

مقامی طالبان نے شمالی وزیرستان امن معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ جیو کے مطابق طالبان کے مقامی امیر ملا گل بہادر نے کہا کہ معاہدہ کی ڈیڈ لائن 15 جولائی شام 4 بجے تک تھی۔ حکومت نے رابطہ کیا نہ چیک پوسٹوں سے فوج کو ہٹایا۔ لہٰذا ہم معاہدہ ختم کرتے ہیں فوجی ترجمان میجر جنرل وحید ارشد نے کہا کہ امن معاہدہ طالبان نہیں بلکہ مقامی قبائلیوں سے ہوا تھا جن کی طرف سے کوئی اعلان نہیں ہوا۔ گورنر سرحد نے کہا کہ معاہدہ جلد بازی میں ختم کیا گیا۔

پنجاب بھر میں شدید آندھی اور بارش

لاہور سمیت پنجاب بھر کے مختلف شہروں میں شدید بارش اور آندھی کے باعث چھتیں گرنے اور کرنٹ لگنے سے 9۔افراد جاں بحق جبکہ سینکڑوں زخمی ہوگئے۔ متعدد علاقوں میں بجلی کا نظام بھی درہم برہم ہوا۔ شمالی علاقوں سے بھی بارش کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ ربوہ اور گردونواح میں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات موسلادھار بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقوں میں پانی کھڑا ہوگیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مزید بارشوں کی توقع ہے۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

TRENDSETTERS GARMENTS
ایکسپورٹر حضرات استفادہ کریں
سمر پیکج جینز پینٹ -/250 روپے ٹی شرٹ -/150 روپے
جینٹس گارمنٹس ہول سیل اینڈ ریٹیلر
0300-8100066
042-5422878-5417943
14/11 خالد سنٹر کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری ساتھی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان
آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4505055

مکان برائے فروخت
محلہ نصیر آباد ربوہ میں 30 فٹ سڑک پر سات مرلہ کا مکان
3 بیڈ ڈرائنگ روم، کیچن، باتھ، سٹور، کارپورچ
فوری رابطہ 0345-4548486-042-6304342

دلہن جیولرز
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob:
0300-9491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

نعیم آپٹیکل سروس
معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
ڈاکٹر نعیم احمد
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
041-2642628
041-2613771
چوک کچہری بازار فیصل آباد

خوشخبری
عثمان الیکٹرونکس
سپلٹ اے سی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
Dawlance, Haier, Sabro, LG
Mitsubishi, Orient & Super Asia
اب مکمل ڈش Neoset ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ =/4500 میں لگوائیں
اس کے علاوہ: فریج فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، گیزر مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس دستیاب ہیں۔
سونی ٹی وی پر اسپیشل ڈسکاؤنٹ محدود مدت کیلئے
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

سپر دھماکہ آفر
اب صرف =/4200 روپے میں مکمل ڈش لگوائیں Neosat ڈیجیٹل ریسیور کے ساتھ
سپلٹ اے سی صرف =/13900-75۔ ٹن سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
اس کے علاوہ: فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ٹی وی، کوکنگ رینج، روم کولر، گیزر، مائیکروویو اوون اور دیگر الیکٹرونکس کی اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
نیز اپنے کوکنگ رینج، واشنگ مشین، اے سی اور مائیکروویو اوون کی سروس اپنے گھر پر کروائیں
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

لذت جو آپ چاہتے ہیں! سلویٰ فوڈز پیش کرتے ہیں ملاوٹ سے پاک
سرخ مرچ پاؤڈر / بریانی مصالحہ / کڑاہی گوشت مصالحہ / چاٹ مصالحہ / اسپغول
سلویٰ فوڈ انڈسٹری
جوہر ٹاؤن لاہور
مصالحہ جات امپورٹڈ خام مال سے تیار کئے جاتے ہیں
فون:042-5178774 موبائل:0300-8805870
طالب دعا: چوہدری انور علی

سپیشل شادی پیکج صرف 42,000 میں حاصل کریں
پاکستان الیکٹرونکس
گرمی کا توڑ سپلٹ اے سی، اب تمام کمپنیوں کے سپلٹ A/C کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
علاوہ ازیں فریج فریزر، واشنگ مشین، کلر T,V پلازمہ T.V، LCd مائیکروویو اوون، گیزر، الیکٹرک واٹر کولر، نہایت ہی کم قیمت پر حاصل کریں۔ A/C سروس کروائیں۔ صرف -/200 روپے میں اور بجلی کا بل بچائیں 20%
042-5124127,042-5118557 Mob:0321-4550127
26/2/c1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
طالب دعا: مقصود احمد ساجد
(سابقہ ریجنل سیلز منیجر PEL)

ربوہ میں طلوع وغروب 17 جولائی

طلوع فجر	3:35
طلوع آفتاب	5:12
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:17

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

گارڈر سریا، ٹی آئرن، پلاسٹک رنگ وروغن، دروازے
چوہدری آئرن سٹور
بیرون غلہ منڈی۔ سرگودھا 0483713984
طالب دعا: محمود احمد 300-9605517

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ
گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail: bilal@cpp.uk.net

CPL-29FD